بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش بزبانِ اُردو

ایک چھوٹی سی گذارش لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوئی ہوں۔آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ہم دونوں بہنیں ہندوستان میں پیدا ہوئیں، وہیں پلی بڑھیں اور پروان چڑھیں ہمارا تعلّق 'پراکرتک' خاندان سے تھا۔ہم بچپن میں ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں آپس میں خوب کھیلتیں جیسے دو بہنیں اکثر کرتی ہیں کبھی الفاظ اُدھار لئے،کبھی ایک دوسرے کے خیال چرائے کبھی ملکر مُہاورے بنائے۔ہمارے بزرگوں نے بھی ہماری پرورش بہت پیار سے کی خسرو چاچا تو ایک زانوں پہ مجُھے اور دوسرے پہ میری بہن کو بٹھاتے تھے۔دھیرے دھیرے ہم بڑی ہونے لگیں ہماری شخصیت اُبھرنے لگی ہماری دلچسپیاں فرق ہونے لگیں میری بہن سنسکرت سے زیادہ قریب ہوئیں اور دیوناگری لباس اپنایا میں نے عربی لباس زیب تن کیا، فارسی بھی اُن دنوں ہمارے ساتھ تھی اُسکی بڑی عزّت تھی ہماری آپس میں کوئی خلش نہیں تھی،حالات بدلتے گئے دہلی کی بربادی نے مجُھ پر بہت اثر کیا ایک عرصہ تک میں دکّن میں رہی، پھر آخر گھر آئی انگریزوں کے زمانے میں مجھے سرکاری زباں کا درجہ ملا۔ پھر ہماری تاریخ کا تاریک زمانہ آیا ملک تقسیم ہوا ،پاکستان نے مجھے اپنی قومی زباں قرار دیا یوں سمجھئے میں پاکستان بیاہی گئی ،یہ گویا میرا قصور ٹھہرا ،میکے والوں نے مجھے بلکل بھلا دیا،جو زیادتیاں مجُھ پر ہوئیں اُسکا ذکر نہیں کرتی کہ اُس سے کچھ حاصل نہیں لیکن اب بھی جو کچُھ ہو رہا ہے اُس سے دل بہت دکھتا ہے خاص طور سے جب یہ دیکھتی ہوں کہ ایک غیر زباں جسکا ہماری تہذیب و تمدّن سے کوئی واسطہ نہیں جنکے بولنے والوں نے ہمیں برسوں غلام رکھا اُسکی وطن میں قدر کی جاتی ہے کیا چھوٹے کیا بڑے،کیا امیر کیا غریب، حتّٰی کہ گاؤں کے لوگ تک اُسکی قدر کرتے ہیں، اسکول،کالیج میں پڑھائی جاتی ہے،دفتروں میں بولی جاتی ہے اور میں، میں جو اُنکی کوکھ کی پلی،گود کی کھیلی،میری ناقدری کرتے ہیں کیا اسکول،کیا کالیج سب جگہ سے نکالی گئی۔مگر قدرت کا کرنا کچھ ایسا ہے کہ میری مٹھاس انہیں میری طرف کھینچتی ہے،یہ مجھ سے لطف اندوز ہوتے ہیں،ایک دوسرے کو غزلیں اور اشعار بھیجتے ہیں مگر اب ایک نیا طریقہ جفا کا اختیار کیا ہے مجُھے رومن لباس پہناتے ہیں اور وہ لباس مجھ پر بلکل اچھا نہیں لگتا میں اُس لباس میں غیر لگتی ہوں میرا ہولیا ہی بدل جاتا ہے،اُنکے پاس وہ زیور ہی نہیں جو میرے حسن کے نکھار کے لئے ضروری ہیں۔میری آپ سب سے یہی گذارش ہے،وِنتی ہے کہ یہ ظلم مجُھ پر نا کریں مجُھے میرے لباس ہی میں رہنے دیں۔اور اِس لباس کا سینا ذرا بھی مشکل نہیں ہے،چوں کہ ہم دونوں بہنوں نے ایک ہی خاندان میں پرورش پائی ہے سو ہمارے اُصول ایک ہیں

ہماری قوائد ایک ہےاِس لے ہندی جاننے والوں کےلے مجھے جاننا بہت آسان ہےصرف چند گھنٹوں یا کہ چند ہفتوں کی بات ہے۔ہاں اللہ لگی کہونگی آج بھی وطن میں بہت سےلوگ مجھے پیار کرتے ہیں،میرا خیال کرتے ہیں وہ ضرور سیکھنے والوں کی مدد کرینگے۔لوگ اتنا اتنا وقت اوراتنی محنت اُس انجان اور غیرملکی لباس مجھ پر فٹ کرنے کی کوشش میں لگا رہے ہیں اُس سے بہتر تویہی ہے کہ وہ وقت میرے اِسی لباس کو سینے پرونے اور دوسروں تک پہنچانے میں لگائیں جو خود مجھے بہت عزیز ہےجس میں میرے حسن کا پورا نکھار ہے،اُمید کرتی ہوں میری اس گذارش پرغور کریں گے،مجھےمیرے اپنے گھرمیں وہ پیار وہ عزّت اور وہ رتبہ دینگے جسکی میں مستحق ہوں،آخرمیں بھارت کی بیٹی ہوں۔

آپکی اپنی اُردو

از قلم حمیدہ بانو